

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

ایہا سخنرانی شکر باشد ای پیر

اینا ہمہ ذکر است آیات و معجز

ترجمہ: اے میرے پیر! میری باتوں کا شاعری سے کوئی تعلق نہیں ہے

یہ تمام باتیں ذکرِ خدا، اللہ کی آیتیں اور رسول کی حدیثیں ہیں۔

مَشْنُوٰی

وَحْدَانِیۃ

مطالع و ناشر

قاضی علی البکر درازی

جلد ایک - ہزار

سمبر ۱۹۶۳ء

بار اول

۲۵۰

اگست ۱۹۷۵ء

بار دوم

قیمت ... روپے

○
تصنيف

سرتاجُ الشعراءِ شاهِ عشق

منصور آخريزان

شاعرِ مہتِ زبان

حضرتِ سچلُ سرِ مست

عليه العشق

طباعت

مجادق پريس



مكتبات

معتد الرسکة

پیش لفظ

مروج الشعر، شہسوار عشق، منصور آخروں، شاعر ہفت زبان، حضرت بھل مرست کی فانی تصنیفات میں سے دیوانی آشکارا مثنوی عشق نامہ، مثنوی درد نامہ، مثنوی گداز نامہ، مثنوی تار نامہ اور مثنوی رہبر نامہ پہلے ہی اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ زیر نظر مثنوی وحدت نامہ ہی سلسلہ کی ساتویں کتاب ہے۔

فازِ زبان میں اس قدر منظم تصنیفات خود فارسی شعرا کی بھی نہیں ہیں۔ دنیا بھر میں بھل مرست جیسا ایک ہی شاعر نظر نہیں آتا جس نے سات زبانوں میں نولاکھ سے زیادہ اشعار کہے ہیں۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں بزدلی طور پر شعر کہنا کسی فاضل بیت کا حاصل نہیں ہے۔ قابل قدر شاعر وہ ہے جسے غیر زبان پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔ بھل مرست نے دیگر شعرا کی طرح اپنے کلام کو صرف کافی اور ابیات تک محدود نہیں رکھا۔ اشعار کا کلام کافی ابیات ہی حقیقی مرثیہ، مولود، مرثعہ نامہ، اقل نامہ، بھولنا، گھر دلی، رباعی، فرد، غزل، امس، اور سزا اور غیرہ، غرضیکہ مختلف اور متعدد اصناف سخن پر مشتمل ہے جس سے شاعری میں ان کا کامل الفہم ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور ایسے شاعر ہی کو سرتاج الشعراء کہا جاسکتا ہے۔ اس فخر مند، قادر الکلام شاعر نے اپنے اشعار میں بار بار فرمایا ہے کہ میرا کلام خواہ کے پڑھنے کے قابل ہے، علم کی اس کے مطالبے موافق ہو سکتی ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ مرست کا کلام پڑھنا اور اسے سمجھنا ملاؤں، طالب علموں اور بچکانہ ذہنیت رکھنے والوں کا کام نہیں ہے۔ یہ ایک روحِ آگاہ کا کلام ہے جسے صرف زبرد مشرب اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔

(الفقیر)

رومزی

قاسمی علی اکبر دہلوی

اگست ۱۹۴۵ء

بسم الله الرحمن الرحيم

۱. جلوه کن پدیدار / تجلی در دلووار / در دل بیرون دل / به هر ذره دیدار
- عیاقت همه امرار / من و ما و می بگذار
۲. شراب این معوی / از دشت خموری / خوشد کز دقتی / گشت اقلب قلوبی
- بود این کز فردی / به سیریم ز دقتی
۳. آداب اینجا نمیکشیم / ز مسائل بگذشتیم / بمرتبه به بستیم / بوداد عشق پیچیم
- ز مسلمانان رستم / جز یاد هیچ نه جستم
۴. حقا که از خود رستم / سخن راست گفتم / اشک از دید زانم / گفتم از دل بیانم
- نه بینم نه بهانم / همه سر بسجایم
۵. نه نهانم نه عیانم / نه بینم نه چنانم / که بجا مانده مطلقا / شد هر جا تجلا
- بود اثبات الا الله / چه خفی هست جلا
۶. چه فقیر است چه ملا / بگفتی لا اله الا / چو آواز غوغا رفتی / مرد با هر ادبی
- که بیا تو هستی / شریکی قلعه هستی
۷. کز من مانی رستی / ز ما هب بیدستی / بعب این است عیالم / بود این حق مقام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- ۱۔ حسن نمود پذیر ہوا۔ اس کے جلوہ سے درد و نیاز و روشن ہو گئے اندر کی محبوب سے ادنیٰ ہو
 جی محبوب سے پردہ میں دکھایا جاسکتا تھا۔ لہذا بے نقاب ہو چکے ہیں تو غدی کو ترک کر کے۔
- ۲۔ منصوری شربت کہہ ہے اور یہی کاغذ ہے جس کا گز و قدی ہو چکے ہیں کشف القلوب ہو
 کشف البصیرہ تو صرف ایک حد درجہ ہے ہم نے دوری سے بخت حاصل کر لی۔
- ۳۔ ہم نے یہاں کی پابندیوں کو توڑ دیں مسائل کی حدود سے آگے نکل گئے مگر سے و تلواری
 لکائی و عشق نے ہمارے ہاں قدی تھی مسئلہ کو چھوڑا اور محبت کے سوا کسی اور چیز کی
 جستجو نہیں کی۔
- ۴۔ میں نے اپنے آپ کو ہائی پالی ہے اندر یہ عجیب بات کہدی تھی کہ میری آنکھوں کے آنسو بہ رہے ہیں اور
 میں اپنا درد دل بیان کر رہا ہوں۔ میں نہ یہ ہوں نہ وہ ہوں بلکہ سراپا راز الہی ہوں
- ۵۔ میں نہ پوشیدہ ہوں نہ ظاہر ہوں نہ الیا ہوں نہ دیر الیا ہوں مصلحت تو یہ ہے کہ میں نہ کہہاں
 نہ گویا ہر جگہ حقیقی ہوگی۔ الا اللہ ہی بات ہے پوشیدہ خواہ ظاہر۔
- ۶۔ فقیر نیا اور ملا کیا۔ تو اللہ سے اجزاء اور جب غدی کو چھوڑا تو سراپا راز ہو گیا۔ جذب
 اور مستی میں اگر غدی کے قلعہ کو پاش پاش کر دے۔
- ۷۔ تو نے غدی سے رہائی حاصل کر لی۔ مذہب سے کسے نہ گیا۔ امرائے خیال استوائی کو کہیں

دائما هست و سالم جسم و جان یارم

۸. نه که داند حالم هست مومم الحکام هر کجا او تو بجائی بگفتی از من مان

گرچه بجز عدم آئی نه فانی ببقائی

۹. چه زنی نعره گدائی خود شناس فدائی به یقین آن تو دانی دست از عالم شوی

نعره اتا حق گوئی پس کراتا تو بگوئی

۱۰. اگر چه در کوچه چپ بپویی ظاهر و باطن توئی منی تو حیدر بپوشی خوار منی در بپوشی

شب در ده بخوشی دیو یا ابرویشی

۱۱. تو یسائی بخوشی غلبت عشق بپوشی بسم هست خدا که عیال خدا سراپای

موج منی بنگارے برساند بنگارے

۱۲. دل دانیست که بدلم هست شکرے پس از دعا شکریم در سینا بر شکریم

تا ز مسجد بگذریم رشته تسبیح گستم

۱۳. چه کنم حالت مستم گدایا لاکه لستم بخسلاقی بدویم خامی رستم نه عاتم

نه جماعت نه امام کردم از دهر مسلم

۱۴. در عشق افکام راه تو حیدر مقام در عشق چه باز ندانم از عورتان نه راه

- اصل بابت یہ ہے۔ میں ہمیشہ وہاں سے ہر ہفت روزہ یہ قسم ادا جان بول رہا ہوں۔
- ۸۔ میرا حال کوئی نہیں جانتا سب سوچتے ہیں ہر جگہ یہ ہے تو کہاں بخودی کو چھوڑ کر لگے نکل جا تو اگر اپنے آپ فکر کرے گا تو غالی نہیں ہو گا بلکہ بقا حاصل کرے گا۔
- ۹۔ تو جھکا لیا کی طرح مدد کیوں لگتا ہے اپنے آپ کو پہچان تو ہی خالصہ اور قیصری کرے کہ تو رہی ہے۔ دیکھو دست بردار رہا اور کمالی کا نمونہ لگا۔
- ۱۰۔ مٹی کو چوں کہ چڑکیوں کا گناہ ہے اندر بھی تو ہے اور باہر بھی تو وحدت کی غریب پی اور مدد ہوش ہو جا۔ ہر وقت خاموش رہو اور دین دیاں بیچو۔
- ۱۱۔ جوش اور مستی میں جا عشق کی غفلت پہنچے میرے سر میں لیا اٹھ رہے جس سے اسرار کھل جائیں یہ موج اور مستی آخر ایک بار سہل مراد تک پہنچا ہی دیتی ہے۔
- ۱۲۔ دل کو چین نہیں ہے اس کے لڑکچڑکایاں بھری ہوئی ہیں میرے عاشق ہو گیا سبب سے۔ مینا خانہ کو جاتے ہوئے جب میں مسجد کے قریب گزرا تو میں نے قبیح کو توڑ دیا۔
- ۱۳۔ میں اپنی مرستی کی کیفیت کی بیان کر رہا تھا کبھی ہندی پر بون کبھی پستی میں لوگوں میں نا اہوا نہ خواہ میں شمار کیا جاتا ہوں تو ہمیشہ مقتدی ہوتے ہیں لیکن ہر حال میں ترک کر دیا ہے۔
- ۱۴۔ مجھے اسے عشق کا دروازہ نہیں آتا جہاں تھوڑی سی منزل مقصود ہے۔ عشق کا کوئی علاج نہیں ہے۔

دل با پاره پاره ز جیب قمار

۱۵. کرد مارا بکساره شدم از دیده خواره کنی درین شبی سیر اسرار بیانی

سرازی که نه تنائی شده ام مشائی

۱۶. که گشته گاه توایی پیش ازین خلق خرابی نیست جسم نگاهم تو بدانی بدست

عشق باشد هر ام ز تو ام زنگاهم

۱۷. یک دم یک خیم که گدایم که شایم گاه هستم بیایم گاه گاه چو کبایم

گاه در سوال و جوابم گاه شب و روز شایم

گاه شبه گاه توایم نیست در کار توایم

۱۸. پیر عبد الحق دانی هست سیر سبحانی که بود بر معانی بردش مدد کفانی

کرد غفلان در بانی گشت نسو سیر معانی

۱۹. پیر ما پیر جهان است تحقیق سلطان آ او بزمین میانی است سیر معانی

طایر است نه نهان است سیر خدائی قربانی

۲۰. ما مرید دل و جانم تمام او شد و شبانم که بود و در دنیا نم منفش هر دم خوانم

هست از عشق بیایم ز روشد راه روانم

میں نے عشق کا بگل بجا دیا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اسی وجہ سے میرے شاہد میں ہو گیا
۱۵. عشق نے مجھے سال ہر ایک کی پھولیا میری آنکھیں زیر ہوا ہی ہیں یہاں طلب میں ہلائی کرتا رہا
اصل راز کو پاس کے اس کو چہرے منہ نہ مورتا میں تو مست شرابی ہو چکا ہوں۔

۱۶. کبھی کبھار کبھی ثواب اسی سے دنیا والے سوا ہوئے میں میری نظر اپنے ظاہر پر نہیں اور تو
سمجھتا ہے کہ میں گمراہ ہو گیا ہوں میرا ساقی عشق ہے میں ثواب کے درپے ہوں نہ گناہ کے
۱۷. میں تو ایک ہی جانتا ہوں اور ایک ہی کی طلب کرتا ہوں میں کبھی گمراہ ہوں اور کبھی شاہ
کبھی رہا ہوں اور کبھی کہاں کبھی سوال و جواب میں مصروف ہوں اور کبھی مسلسل شراب
میں محو رہا کبھی ہلاشا کبھی ثواب لیکن کبھی ثواب کمانے کے درپے نہیں ہوا۔

۱۸. کیا تو پر عہد الٰہی کو جانتا ہے؟ راز الٰہی کا بکھرے پایاں اس کے دروازے پر سیکڑوں کی جیسے
غلام اور خاقان جیسے دربان ہیں اسی کے دربار میں اگر اور غلام بے نقاب ہوتے ہیں

۱۹. میرے مرشد دنیا بھر کے مرشد ہیں اور سچ مچ وہ بادشاہ ہیں وہ دنیا بھر میں جانی پہچانی میں ان
کی تعریف بیان سے باہر ہے وہ مجھے چھپے نہیں بلکہ ہر من الشمس میں سرور الٰہی ان پر قربان ہیں

۲۰. میں دل بھانگ ان کلیدیوں کا گانا آدن رات در در زبان کھاتوں ہر وقت انہی کی تعریف
میں رطب اللسان رہتا ہوں یہ عشق کی باتیں ہیں اور انہی کی برکت سے مجھے راہ راست ہوتی

۲۱۔ چل قدیر کام . یقیناً خودیام . ایک نہ من اغیام . سر دپے اسرام

از آن دایم بیزام . جسم بجان گذارم

۲۲۔ چمن ہر سوئے دیدم . بہ بحر عشق رسبدم . نعرہ مرج نشنم . جرز ز صد چشیدم

غیراں یار ندیدم . سر ز عالم بکشیدم

۲۳۔ ایں راہ تہ تقیدی . چونکہ براد تو رسیدی . جرز سے چیدی . سر ز صیب کشیدی

نہم و جہاں اللہ بدیدی . دلش بخش بجزیدی

۲۴۔ وہ تو کم اقرار است . کلمہ آن حق اعتبار . گم از سر بیانی . بجاں عین عیانی

نمود شک گمانے . بود اسرار نہانے

۲۵۔ آشکارا بزبانی . چند خلیل در کافی . میدہم زانکہ نشانی . الفا ز موم صوفی

اسپ یاقین شکر کن . یا فکھل سگ و غر کن

۲۶۔ بنی آنها تو گذر کن . از جملہ ربوم نظر کن . موم او ماند نظر کن . موم را ہم نہ در کن

دوئی از دل تو بد کن . ماند باقی چہ خبر کن

۲۷۔ من طنبورہ یارم . ہست اسرار کلام . فی سراپد بکنام . بنور سوز اسرام

نوع نور گفتارم . نے صدا از خود دارم

۳۱۔ اے زورمند گزشت میں قدمی ہو گئیں دراصل شکیں زدہ ہیں ہر اثر میں

ہست بیکان دگر ہیں اے لہر کئی تو نظریں

۳۲۔ ہست اول کیدانہ ز دست پیدا مقامہ شہر و شاخ عیانہ برگ و میوہ بلندانہ

ہستیں جگہ بہانہ دان و عدل فرزانہ

۳۳۔ اے تو دراصل ملادان روزی و رواں نادران بہر یکا تم برائے انہما راں فناں

اصل آنچو بقادران زمین و آں بہانہ

۳۴۔ خدایا از گل پیدا چوں سو کوڑہ مویہا بکلیں کئی شفا پیدا چسیدہ مرغ سفید

۳۵۔ پذیراں آلودہاں گشت صد بار چو پائی جلد و تار چو پائی پوش دادہ و عیسیٰ

چہ عیانی چہ نہانی ہم زیت سجہ نی

۳۶۔ چشمہ ہادی پر آب است کہ اندر نقش بہا است عکس را آ آفتاب بر مکان صلی تاب است

چشمہ فانی چو پر آب است ایں ز اسرار جواب

۳۷۔ اے تو پیدا از مادر کردہ امت دایہ در پر چندہ مذکہ معلوم پرورش دایہ لا تو

۳۸۔ کرد شب و روز بر عاشقی تو بدیر عو شد اصل نہ خاطر نقش دلستی حاضر

۳۹۔ ہستی رخسہ و بھابی بزم و نعرہ شتابی قطرہ یاد و تیرابی دشت پر گشت ز آبی

۲۸ میرے بیٹے اور کچھ کثرت دولت ہے۔ تھے جو کہ میری والدہ غنیمت آتی تھیں وہاں
گئے تھے میں اور اسی کے مخالف رہے ہیں۔ انہیں ایک ہی کچھ ایک دوسرے مخالف
نہ سمجھاؤ خوب دیکھی طرح سے طور کر۔

۲۹ چھ ایک در تھا اس کی کڑواہٹ نے یہاں سے روشتہ اس کی شاخیں جو ہیں
اور مہمے ہے سب ایک جہان میں۔ اصل میں ایک ایک دانہ ہے

۳۰ سزا دیکھو اسے سزا دینے پر لایا کا نام الگ الگ تھا ایلینا اعلیٰ عزت میں
اصل میں سزا ہی مستقل اہلانی رہنے والی چیز ہے۔ ہندوؤں زلیلاؤں کو چھ کچھ
۳۱ مٹی سے برتن بنے بگڑے ہوئے کھڑے بننا ہڑٹی دیکھتے ہیں انہیں آتی بلکہ غنی ہوتی
نظر آتے ہیں جو مختلف رنگوں کے ہیں

۳۲ روٹی کا تو خیر تہ ہے جس سے سیکڑوں کیڑے تیار ہوتے ہیں مثلاً گتہ اور ستاند
اور نہیں لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ سب قدر کے راز ہیں۔ ظاہر خواہ پوشیدہ۔

۳۳ طالب کو دیکھتے جس میں چاند کی نظر آتا ہے اور اس پر سورج کا عکس بھی پڑتا ہے اس کا
چاند اور سورج اپنے اصل مقام پر ہیں۔ طالب فائز ہے۔ اور یہی اس راز کا اصل ہے

۳۴ توماں کے پیٹ سے پیرا ہوا۔ دلیہ نے تجھے گود میں دلا دیا کچھ عزت کی قری پرورش کی

۳۵ اس شیریں پرورش میں دونوں ایک کر یا اب کسی اور پر عاشق ہو گیا۔ اصل حقیقت
تیرے جملے سے ہو گئی۔ اور تو نے اصل کے بجائے نقل ہی کو سب کچھ سمجھ لیا

۳۶ بادلوں کی غلطی سے بجلی چمکتی ہے اور زلزلہ ہندوؤں کو کتنی ہی کھلم کھلا ہوش میں آتی ہے
اور اصل نقل ایک ہر جگہ ہے یہاں بھی بادلوں کی طرح ایک جگہ سے تو اس جگہ

چشمه جلالی باشی درون نقابی

۳۶. پاک است لعل تو گم گشتی دشمنی او
من نیم اوست میگویم است آن مردمان و
دست از خوشین شو دست گفتم بایان

۳۸. پس تو دریاز جلالی کن درین آفتابی
سرازی از آفتابی نی مایه شلابی

توسویتی آبی سر اسرار بای

۳۹. تونم جلالی بای یک در غیر نیانی
این هم از توضیحی بگذران زهد بایانی

است در توضیحی نه فانی به بقانی

۴۰. در دست آملی بخت اولم را بر بخت
تجربا بخت ز در به لا غیر بخت

هر چه بود و آملی بخت بخت به بخت به بخت

۴۱. لوتی غیر نیستی ز در و این به بختی
شوی آگاه ز مستی هم از این به بختی

پس ز در کفر گشتی تا به بلائی تو نیستی
گو بگمانده بختی

۴۲. جم است این یکم تا به پاکیزه شهاد
در شمع بختی این نباشد جناب

بشکی شود مردان تا شوی یار بیکان

۴۳. دین را بگماند خیال در بخت بگماند
زین گدشتن بخت پس بخت تا بخت

سے باہر نکل۔

۳۷ وہ ذات چاک تیرے اندر ہی بھرتا ہے اس کو کم کرنے اور تکلیف پہنچانے میں اپنی طاقت میں کسی کے کہنے پر کبہ نہیں ہوں اسے دیر نہ سمجھو ایک ہی تو اپنے آپ کو تیرے دروازہ پر جا رہی ہے لیکن چاہے تو اسے تو جلد سے جلدی کر لو اس راہ سے منہ نہ کھرو تو نہ گناہ کریں تو اللہ ہے نہ تو اسے کہنے والا۔ تو گھر آجیں بلکہ یا تو اپنے تو اصل راز کو پالے۔

۳۸ تو پانی کی چھوٹی سی نالی نہیں بلکہ دیا ہے تو اپنے آپ کو غیر میں شامل نہ کر ہر جہ میں تیرا ہی جلوہ ہے نہ ناشی نہ نہ کو ترک کرے تیرا تہمت ہی بلند ہے تو فتنہ نہیں بانی ہے وحشت آتی تو لب گیا اور میرے لب کا سر پار مارا ہو گیا۔ اللہ کی تلواریں ہاتھ میں پکڑ لاہر ماری تو غیر قتل ہوا جو پہلے تھا دی رہ گیا جو سب کے بغیر تھا اللہ سب کے ساتھ ہے

۳۹ "وہ تو ہی ہے تو غیر نہیں ہے یہ تو اکملت الہی ہے تو اس کے ذریعہ ہی اکملہ ہو سکتا ہے جبکہ جسم سے آزادی حاصل کر لیا اور دین کا ذکر کی حد تک اگلے نکل کر بلند ہو جائے چاہے تو تباہی یہ پستی کہاں ہائی رہ جائے گی۔

۴۰ یہ مہیک لہر کی طرح اٹھنے میں بہت ہی اچھا اور شاندار رہی اس میں ایسی ہی جیسے پکے اندر موی کیا ہے گھر تیار نہیں ہے بہت سے کہا اس کے توڑ دے کہ تو اسے اس میں جائے

۴۱ اسلام کہاں ہے تو شور و غل میں تم ہو گیا جب تک کہ کی تو ساز آواز کی شور مچا کر گیا۔

۳۳. چو اهره رسید من به سخت کشید خیال از غیر برید تا که هر سوخته دید
اندازان سپید نه دید مگر آن بود که بود

۳۴. ز بخت دشمن آن ما هوش بود خود را خود نمید و در غایات کشود
نه بود کم ز نرسوده

۳۵. اندازان جاده بخار نه بود کشف و کرامت نه جماعت نه است به استقامت افتاد
نه سلامت نه سلامت دعوت مهم نه رجا نه ضلالت نه هدایت

۳۶. بگنجد از نام نای و در شوازی ملامی خواجگی و چغلی کن ربانم ملامی
خود را تا تو کلامی باش و خیال ملامی تم شوازی هر کلامی

۳۷. نیست آنجا بگذشتی دست از عالم شن باز نیست پیرفتن از همه دل بگشتن
بهت اینجای گشتن ز کفر و دین گشتن

۳۸. عشق تا مرچ برآرد اشک از دیده برآرد رُونهاموس نیارد هیچ جلعه نگذارد
دانه بسوزد شمار در روح بیارد

۳۹. عشق دارد و روانی میکند این تن فانی پس بقایاتی فانی این شایسته مرئی
ز حدیثات جوانی از شیر مردانی

۳۳ ترغیبات ہاتوں میں پکڑ کر رکھا ہے صفحہ نہ شور و گلاہت اختیار کیا ہے غیر ملامت
دل سے نکال کر شک و ظن دوڑے اور دیکھے کد ہی ہے ہر تھار۔

۳۵ بکھنے سننے کی بات نہ میں اس وقت ہر شے بلند نہا ہے جب لا پائا دکھ قلب ہے
اور غیبت کا دروازہ کھول دیا ہے اس حقیقت میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے۔

۳۶ وہاں نہ عیادت ہے نہ کشف فکر است نہ جماعت ہے نہ فامت نہ ہر ترقی پایا
کرم ہی کرم ہے نہ سلامت نہ بلانہ لوٹنا نہ گرہی نہ رہنمائی۔

۳۷ نام کو ترک کر دے سلام سے دور جاگ سڑی یا اور غلافی کیاں تاکہ قور کو چھو
یہ سخن کی کوشش کر کہ تو کون ہے کدہ ہمیشہ اسی فکر میں رہا اور نام کھنکھو خم کر دے

۳۸ وہاں جالے کا مطلب ہے دینا ہے ہاتھ دھو اپھر واپس آتا ہر چہ سے قطع تعلق کرنا ہے
آپ کو ہمیں فکر دینا اور دین و کفر سے منہ موڑ لینا۔

۳۹ جب عشق ظاہر ہو رہا ہے تو اسکوں گھر پہاڑی ہے نہ عزت کا خیال کرتا ہے اور نہ ہی کوئی
گنجائش چھوڑتا ہے عشق تسبیح پھر نہیں تھا بلکہ حق کی راہ میں جان قربان کرنے کا شہسوار ہے

۵۰ عشق کی درختانہ میں پہلی اگر جسم کو فکار دیا ہے بعد سری کہ کھرا بیری تنگی بخش دیا
یہ من رانی کا اشارہ ہے تو حدیث نبوی سے بھی اکی تصدیق کر سکتا اور ہر ایک غیر مری رہا ہے

صفت لایا بہت کم را اہم و معنی بیش و کم میں نے دیکھا اس نے قور کو بجا

۵۱. عشق دارد دو عیال اول آرد مبتلا پس آنکه مبتلا کشد از مبتلا و مبتلا

می برد تا به نیت برساند بحالت

۵۲. عشق دو کار بداند اول از خود بداند سرشته بر باند جز خدا هیچ نماز

پس به محبوب علف غیر خیالات براند

۵۳. عشق عالی آفات اندرستی و حالت بود این راه مبتلا بکشد سر به بلات

هر سال و هر وقت آنکه آن نیت مبتلا

۵۴. عشق ستریت الهی بود این تهشای ذات افنا متناهی دهد از غیر آگاهی

پر آتش برده های عقل زوگر و دای

۵۵. عشق سیاه بال کنیله و ساحل غرق ماندیم محل زوگد شق بن شکل

دارد او شق نیاز کند اقل و مقل

۵۶. به جو منصور بدانی تا بیاگد تو توانی شمع و بهشتی گم کنی این انسانی

گشت زوگر و دای بهشتی بهشتی

عشق دل چو در آید در فرقت بکشد صد سر و سواد در دویم بهر فراید

زوغم و سوزن باید جان و سرزم باید

۵۱ عشق کی دو نشانیاں ہیں پہلا موت دامن لگتا ہے پھر المیہ ان دونوں ہے
 الگ تھلگ کر کے مسرت کا شکار نکلتا ہے

۵۲ عشق درد کا کرتا ہے پہلی کہ اپنے آپ پرانی دلفریب و درد میں کہ غول ہے سر کا دینا
 حق اگر اس کی ذات سمجھئے اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی جس کے بعد جسے دیکھنا آئے ہو
 خیالیت کو دل سے نکال دیتا ہے

۵۳ عشق ایک بہت ہی بڑی بات ہے اس دنیا کی دولت ہے اور دیکھ رہا ہے
 یہ خدا کی دین اور اس کا کام ہے دیکھ کر اچھی

۵۴ عشق راز الہی ہے اور شہنشاہی اس کی کوئی انتہا نہیں عشق اس راہی ہے آلاء و فیاض
 اس کا علم و زمین کی پستی سے میسر آتا اس کی بلندی تک اس کا علم حاصل نہیں ہو سکتا
 وہاں سے عقل راہ گزیر اختیار کرتی ہے

۵۵ عشق ایک ایسا خطرناک ایسا ہیرو ایسا ہی ہے جس کا غرق شدہ ہے اسے چھو کرنا
 بہت ہی مشکل ہے اس کی غریب دلی دلفریب و درد میں اس کا علم حاصل نہیں ہو سکتا

۵۶ اگر تجھ میں غم و صبر و صبر و صبر ہے تو اس کی غریب دلی دلفریب و درد میں اس کا علم حاصل نہیں ہو سکتا
 کلام خور و رہے کہ عشق و غم کے آریا و شہنشاہی اس کا علم حاصل نہیں ہو سکتا

۵ عشق جب دل میں دھل جاتا ہے تو شہنشاہی و صبر کے دورانیہ کھل جاتا ہے کہ اس کا علم حاصل نہیں ہو سکتا
 الہا ہے فرات کی دہریہ و شہنشاہی اس کا علم حاصل نہیں ہو سکتا

۵۸. چند گنج گهای هم ساقم تمامی فهم نفهم پایی خواص خواند و گهای

تا ازین نامزد نای این فغانی است فغانی

۵۹. آنچه نگفتم که بر حق - صفت پیر علی حق این حقیقت تحقیق سخن خشی نیست حق

گفت آن خواب حق الحق شذر زانوره انا الحق

۶۰. بهین عالم اظهار هست این کلا اقرار یا مگر معنی یا محبتی رخ مرآتانی یا نورانی

مگر غریب و کسینم تو همی دانی که ما

۶۱. بادشاه حق تو من شیم اهلین کاری شداد رحم فرما برین کسین تو ده دلم را برائی کسین تو

آمد عابد بد تو شوار کرده معصیا بخود شوار

۶۲. این گدا بر دزد امیدار بخشیدم مرا کشتیوار تا بشنوا شافع المذنبین و کتبایشی و سر تلاطمی

ای توئی مردار و مردار کافا منظر غاص توئی اندر وفا

۶۳. در دعا شاه شاد توئی در منظر غاص انسان توئی اذ الله صلاتی آتکافات پاکتی گنج پیکار

من ز کار بد پشیمانم بے بگری مالم پریشانم بے

۶۴. در دعا شاه شاد توئی در منظر غاص انسان توئی اذ الله صلاتی آتکافات پاکتی گنج پیکار

۶۵. الم عالم را بد زده است

۵۸ اس کی زیادہ اور کیا آہوں میں تو سب کچھ کہہ چکا ہوں میرے پتیا اگر کوئی میرا سوا خواہ
 پڑھنے کے قابل ہے علام کے نہیں یہ دنیا قید خانہ ہے

۵۹ میں نے اپنے پروردگار الحق کی صفت میں جو کچھ کہا ہے وہ سب صحیح ہے یہ ایک تعریف شدہ
 حقیقت اور اس کا ہر قطع حق ہے میں نے انما الحق کا لغو اپنے پروردگار ہی کے لئے کیا ہے

۶۰ اس کائنات میں جس بات کا اقرار کرنا ہے وہ یہ ہے یا محمد مصطفیٰ یا عیسیٰ یا زور واپا ہے
 مجھے اپنی زیارت سے نوازے کہ جانتے میں ایک غریب اور مسکین ہوں۔

۶۱ آپ میرے بادشاہ ہیں اور میں آپ کا غلام ہوں میں اپنی محبت پر شہسوار ہوں اور رسول خدا
 محمد پر رحم فرما اور میرے دل کو شکیں عطا فرما میں آپ کے دوا سے پر سرپاؤ لذت و کمال
 بن کر حاضر ہوا ہوں کیونکہ میں بہت بڑا کنگار ہوں۔

۶۲ یہ گدا آپ کے دروازے پر لید دار ہو کر حاضر ہوا ہے اے شہسوار مجھے اپنے دیدار کا شرف
 عطا فرمائے شفیع الذین میری فریاد سن آپ رحمۃ اللعالمین ہیں آپ اس کائنات
 کے سردار اور بادشاہ ہیں اور آپ اپنی صفت میں اللہ کی ذات کے مظاہر غامض ہیں

۶۳ آپ دونوں جہاں کے شہنشاہ ہیں آپ اللہ کے مظاہر میں خصوصی حیثیت کے مالک ہیں
 آپ احمد کی صورت میں آسمان کا ظہور پذیر ہوئے ہیں میں ہمارا بار اتر کرتا ہوں کہ
 آپ کی ذات پاک میں اپنی محبت پر بہت شکر ادا کروں آپ میری پریشان حالی کو دیکھ کر یہ ہیں

۶۴ آپ کے سوائے میری کوئی مددگار نہیں ہے میں نے اپنے خدا کو یاد کیا ہے میں نے اپنے خدا کو یاد کیا ہے
 وہ ہے وہ سیما ہر چہ ہوں مدد دینا ہے برا کہ وہی آپ اپنے غم کو دیکھ کر اسے مجھے بخش دینے

لغت

از۔ قامی علی اکبر بہ تخلص غلام اکبر

مجھے تو جام دے ساقی، پلا دو یار رسول اللہ

دُئی کا بیج سے پرہ آؤ یار رسول اللہ

کرو تم صاف دل میرا، دُئی غیرِ شیا ہی سے

ای میں غور تو اپنا بسا دو یار رسول اللہ

مجھے غور کرو ایسا مجھے نہ یاد جسم اپنا

مرا سرمست محبت میں بنا دو یار رسول اللہ

رگِ رنگ سے مجھے جاری مجھے آؤ از بہرِ ملاجو

تو میں تار تو اپنی لگا دو یار رسول اللہ

غلام اکبر پرالہی کرو شفقت شہنشاہ

نُسخ منور مجھے اپنا دکھا دو یار رسول اللہ

پہل سرمست شہنشاہ عشق

سرتاج الشرا حضرت پہل سرمست سرایا عجب عشق تھے غلاموں کو دے آتے
کو عشق اور عرفان الہی کی خاص سند اور سرٹیکٹ عطا کر کے اس دنیا میں محبت
بنا کر بھیجتا۔ جنہوں نے عشق اور سرمست کو زندہ کیا۔ جیسے آپ نے ہر لمحہ میں۔

۱۔ بگراہی نہ اختیار ہم ہرگز جہان را میکنم رہنمائی
مطلبہ :- میں کبھی بھی گمراہی میں نہیں پڑا میں تو دنیا کی رہنمائی کے لئے آیا ہوں
یعنی آپ دنیا کے رہنمائی تھے۔

۲۔ گردش احوال مارا لامکانی کدہ آتے ہر دم بچہ غلامان صد کیانی کردہ است
مطلبہ :- حالات کی گردش نے مجھے لامکانی بنا دیا اور سیکڑوں شہنشاہوں کو
میرے درد و غم پر غلاموں کی طرح کھڑا کر دیا ہے۔

۳۔ این چہ می رانی دلا من گدائی میکنم از گدائی در دوعالم بادشاہی میکنم
مطلبہ :- دل سے تو کیا یہ بھٹکا ہے کہ میں گدائی کرتا ہوں؟ میں تو اس گدائی
کے پرے میں دونوں جہان کی بادشاہی کرتا ہوں۔

۴۔ این راہ بیکسی راستے نامہ اچہم رانی زویہ سرم رسیدہ است کد کیانی
مطلبہ :- اسے زاہرا تو اس طریقہ کو جو بظاہر بیچ نظر آتا ہے کیا جانے میرے

سہ اس کی جانب سے ہنسائی کا تاج رکھ گیا ہے۔

۷۔ من مت سخر ایم خرم شرایم سلطان چنانیم بظہر خلق حسرایم

مطلبہ: میں شراپ۔ رحمت میں مت ہوں۔ میں دونوں جہانوں کا بادشاہ

۸۔ من خلق کی نظریں غلاب ہوں۔

۹۔ عالی عشق مارا تحفہ داد در وجودم مسلم عشاقی نہاد

مطلبہ: خداوند کی کم نفع عشق کا تحفہ عطا کیا ہے اور میرے وجود کو عشق

کے علم سے مخد کیا ہے۔

خود پر فخر علی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

۱۰۔ نطف بزم اگر دستار سلیم کرد مارا از گدو عاشقین

مطلبہ: سید المرسلینؐ نے مجھ پر اپنا کرم کر کے مجھے عاشقوں کے گروہ میں شامل کر لیا ہے

۱۱۔ الاسیر وحدت مارا آگاہ کرد من گدا بردم دے مارا شاہ کرد

مطلبہ: آپؐ نے مجھے وحدت کے راز سے آگاہ کیا اور مجھے گدا سے بادشاہ کو

ساقی کوثر کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

۱۲۔ از بد ساقی کوثر جام نرد ام زیر سبب گوہ سبقت بردام

مطلبہ: میں نے ساقی کوثر کے بارگاہ سے جام نوش کیا ہے اس لئے میری حالت

درجہ سب سے اعلیٰ افضل الہیہ ہو بالا ہے۔

۱۳۔ حاصل مطلب دنیا کا کوئی بھی شاعر سہل مرمت سے ہماری یاد دہی نہیں کر سکتا اور

کسی کو بھی عشق حقیقی کی ایسی منزل نصیب نہیں ہوتی۔ وَمَلِكٌ لَا يَمُوتُ